روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 24 اکتوبر 2002ء، 17 شعبان 1423 ہجری-24 اخاء 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 243

مہمان خانہ

آنحضرت علیہ کی صحابیہ حضرت ام شریکؓ نہایت دولت مند اور فیاض تھیں- انہوں نے اپنے مکان کو مدینہ میں مہمان خانہ بنا دیا تھا اور آنحضرت علیہ کی خدمت میں جو مہمان آتے تھے ان میں سے بہت سارے انہی کے مکان پر قیام کرتے تھے

(سنن نسائی کتاب النکاح باب الخطبة فی النکاح حدیث نمبر 3185)

قرآن کریم اس معاملہ میں کامل اور مکمل شریعت ہے کہ ہر زمانے میں ابھرنے والے مسائل کا حل اس میں رکھ دیا گیا ہے- (حضرت خلیفة المسیح الثالث)

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں- ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے 1500 روپے ماہوار ہے- اس وقت بفضل تعالیٰ 1400 بچے یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں-

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

پلاسٹک سرجن اور ہینڈ سرجری کے ماہر کی آمد

مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب پلاسٹک اور ہینڈ سرجری کے ماہر مورخہ 27- اکتوبر 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریںگے- مکرم ڈاکٹر صاحب صرف چند ہفتوں کے لئے امریکہ سے تشریف لائے ہوئے ہیں جو خواتین و حضرات ان کے مشورہ سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ سرجیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر اپنی پرچی بنوا لیں- بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا- (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں 1901ء میں ہجرت کر کے قادیان چلا آیا اور اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لایا اس وقت میرے دو بچے محمد منظور عمر پانچ سال اور عبدالسلام عمر ایک سال تھے- پہلے تو حضرت مسیح موعود نے مجھے وہ کمرہ رہنے کے واسطے دیا جو حضور کے اوپر والے مکان میں حضور کے رہائشی صحن اور کوچہ بندی کے اوپر والے صحن کے درمیان تھا- اس میں صرف دو چھوٹی چارپائیاں بچھ سکتی تھیں- چند ماہ ہم وہاں رہے اور چونکہ ساتھ ہی برآمدہ اور صحن میں حضرت مسیح موعود مع اہل (وعیال) رہتے تھے اس واسطے حضرت مسیح موعود کی بولنے کی آواز سنائی دیتی تھی-

ایک شب کا ذکر ہے کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت اماں جان حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پر ہے اب ان کو کہاں ٹھہرایا جائے- اس وقت حضرت مسیح موعود نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بی بی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا- اب یہ ہے تو قصہ مگر اس قصہ میں مہمان نوازی کی بہت ہی اعلیٰ تمثیل بیان ہوئی ہے- فرماتے ہیں وہ قصہ یہ تھا جو میں ملحقہ کواٹروں میں ساری بات اچھی طرح سن رہا تھا- اس لئے حضرت مسیح موعود کا یہ عجیب دلنشیں قصہ یہ ہے- کہ ایک دفعہ ایک جنگل میں ایک مسافر کو شام ہوئی- رات اندھیری تھی' قریب کوئی بستی اسے دکھائی نہ دی- وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا- اس درخت کے اوپر ایک پرندے کا آشیانہ تھا- پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آ بیٹھا ہے' یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں- مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے- اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیتے ہیں تا کہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے- چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا- سارا آشیانہ تنکا تنکا نیچے پھینک دیا- اس مسافر نے غنیمت جانا اور ان سب لکڑیوں کے تنکوں کو جمع کر کے آگ جلائی اور تاپنے لگا- تب درخت پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ تو ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا- اب ہمیں چاہئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں- اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں- ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھا لے- چنانچہ ان پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا-

(ذکر حبیب ص 85)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

(مرتبہ ابن رشید)

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1945ء ④

اکتوبر — حضور نے تحصیل صوابی ضلع مردان کے ایک بااثر احمدی صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب کو علاقہ میں مسلم لیگ کی تنظیم مضبوط کرنے کا ارشاد فرمایا جس کی تعمیل میں انہوں نے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

5 اکتوبر — حضور نے ایک تحریک 'وقف تجارت' کے نام سے جاری فرمائی جس کا مقصد یہ تھا کہ نوجوان تجارت بھی کریں اور دعوت الی اللہ بھی۔

6 اکتوبر — تحصیل بہلولپور ضلع لائلپور کے احمدیوں کے استفسار پر حضور نے فرمایا کہ مسلم لیگی امیدوار کی حمایت کریں جو جماعت کا سخت مخالف تھا۔

19 اکتوبر — حضور نے جماعت میں اعلیٰ تعلیم کی ترویج کے لئے منظم سکیم کا اجرا کیا اور فرمایا کہ احمدی سو فیصد تعلیم یافتہ ہونے چاہئیں۔ نیز اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کیلئے مقامی سطح پر وظیفوں کے اجرا کی ہدایت فرمائی۔

22 اکتوبر — قائداعظم محمد علی جناح نے 18 ر اکتوبر کو اگلے سال کے انتخابات میں مسلم لیگ کو کامیاب بنانے کی اپیل کی تھی جس کے جواب میں حضرت مصلح موعود نے 22 ر اکتوبر کو الفضل میں ایک مضمون بعنوان "آئندہ الیکشنوں کے متعلق جماعت احمدیہ کی پالیسی" لکھا اور احمدیوں کو ارشاد فرمایا کہ وہ انتخابات میں مسلم لیگ کی حمایت کریں تا کہ وہ ڈٹ کر کہہ سکے کہ وہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ سیاسی جماعت ہے۔

27 اکتوبر — حضور نے تعلیم الاسلام کالج کے فضل عمر ہوسٹل کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔

4 نومبر — حضرت چوہدری محمد ابراہیم صاحب گوہدپور رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1903ء)

15 نومبر — حضور نے مسلم لیگ کے موقف کے حق میں ایک اہم بیان دیا۔

18 نومبر — حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی ہائیڈ پارک لندن میں یہودیوں سے لاجواب گفتگو۔

نومبر — حضور نے سندھ میں ٹکٹوں کی تقسیم میں ہونے والی بعض بے قاعدگیوں کے باوجود جماعت سندھ کو مسلم لیگ کے حق میں ووٹ دینے کا ارشاد فرمایا۔

نومبر — مرکزی اسمبلی کے انتخابات میں جماعت احمدیہ نے بلا استثناء مسلم لیگی امیدواروں کی حمایت کی۔ بٹالہ پولنگ سٹیشن پر مسلم لیگ کے امیدوار مولوی ظفر علی خان صاحب کو ووٹ دیئے جو جماعت کے شدید مخالف تھے۔

26 نومبر — حضور نے حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی کو سارے مغربی افریقہ کا رئیس التبلیغ مقرر فرمایا۔ 26 نومبر کو آپ قادیان سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ دو اور مربیان بھی تھے۔ آپ نے روانگی سے قبل فرمایا تھا کہ ہماری قبریں احمدی نوجوانوں کو فتوحات کے لئے آوازیں دیں گی۔ 1955ء میں آپ سیرالیون میں وفات پا گئے۔

14 دسمبر — حضرت میاں خدا بخش صاحب گوندل رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

ہر اک سانس اپنی دعا ہو گئی

تیرے ضبط کی انتہا ہو گئی
ترے صبر کی ابتدا ہو گئی

تو اشکِ غم دل چھپاتا رہا
یہی خامشی اک ندا ہو گئی

تری زندگی اب ہمارے لئے
سپر بن گئی اک ردا ہو گئی

بڑھی شدتِ غم تو آنسو بہے
ہر اک سانس اپنی دعا ہو گئی

بہت روز سے دل کے ہونٹوں پہ تھی
دعا آج وہ برملا ہو گئی

یہ طوفاں یہ چپّو یہ ناؤ نہیں
جو منت کشِ ناخدا ہو گئی

یہ آہ و فغاں عشق ہنگامہ خیز
ہر اک آہ رد بلا ہو گئی

کئی رتجگے کہکشاں بن گئے
تری قوم تجھ پر فدا ہو گئی

نرالی تری آنکھ کی روشنی
کہ تاریکیٔ شب فنا ہو گئی

تڑپ کر ہوئے دل جونہی سجدہ ریز
فلک نے صدا دی شفا ہو گئی

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد ... (قیمت ... روپے)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

ریکارڈنگ 9 فروری 1994ء

سوال- کیا بیعت کرنا عملاً ضروری ہے یا صرف دل میں انسان ایمان لے آئے تو وہی کافی ہوتا ہے؟

جواب- ایسے پیغامات مجھے روزانہ مل رہے ہیں فیکسوں اور خطوں میں بھی- کثرت کے ساتھ جو سننے والے یا دیکھنے والے غیراز جماعت دوست ہیں اور ان میں دوسرے مذاہب کے دوست بھی شامل ہیں- انگلستان سے بھی یورپ کے ملکوں سے بھی ہندوستان سے بھی امریکہ سے بھی کوئی نہ کوئی خط ضرور ملتا ہے کہ ہم نے ٹیلی ویژن دیکھا ہمیں بہت پسند آیا اور اس میں سچائی دکھائی دیتی ہے ہم آپ کی جماعت میں داخل ہونا چاہتے ہیں ہمارا یہ پتہ ہے ہمیں اس پتے پر لٹریچر بھی بھجوائیں وغیرہ وغیرہ- یہ ایک بہت ہی پیارا پھل آسمان سے اتر رہا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ بہت سے پھل ایسے ہیں جو پکنے میں وقت لیتے ہیں جب وہ پک جائیں گے تو انشاء اللہ جھولیاں بھر بھر کر ہمیں ایسی خوشیوں کے پیغامات ملا کریں گے- یہ فیصلہ کرنا کہ انسان ایک ایسی جماعت میں داخل ہو جائے جو تمام انسانی حقوق سے محروم کر دی گئی ہے بہت بڑا کام ہے اور جرات کا معاملہ ہے- بات یہ ہے کہ صداقت کو قبول کرنے کے لئے کچھ ادنیٰ معیار ہوتے ہیں کچھ اعلیٰ معیار ہوتے ہیں ادنیٰ معیار یہ ہے کہ دل میں انسان اسے قبول کر لے لیکن اس مقام پر ٹھہرا رہنا خطرناک ہے دل سے قبول کرو تو دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے سب دنیا جو قربانیوں میں حصہ لے رہی ہے تو صداقت کا یہ اصل پھل ہے اگر آپ صداقت قبول کریں اور پھل سے محروم رہیں تو کیا فائدہ- کسی محبوب کی خاطر انسان کوئی تکلیف اٹھاتا ہے تو محبوب کی نظر میں زیادہ پیارا ہوتا چلا جاتا ہے- پس یہ قربانیاں اللہ کے قرب کا ذریعہ بنتی ہیں ان سے گھبرانا نہیں چاہئے لیکن یہ بات بہرحال ضرور ہے اور قرآن سے ثابت ہے کہ اگر دل میں بھی ایمان لے آئے ہو تو اللہ کے حضور ابتدائی منزل کے طور پر اس کو قبول کروالیا جائے گا جو دلوں پہ نظر رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ کسی کو کیا مجبوری ہے-

سوال- آپ کو اکثر آقا کہہ کر مخاطب کیا جاتا ہے اس لفظ کے معنی کیا ہیں اور کیا خدا کے سوا کسی کو آقا کہنا صحیح ہے-

جواب- جہاں تک مجھے کہا جاتا ہے مجھے تو اس سے بڑی الجھن سی ہوتی ہے لیکن یہ کہنا کہ خدا کے سوا کسی کو کہنا جائز نہیں یہ غلط ہے بلکہ آقا تو ایک عام لفظ ہے اور ایران میں اسے آغا کہا جاتا ہے اور اپنے بڑوں کے لئے سب وہاں آغا کا لفظ استعمال کرتے ہیں اسی طرح آقا کا لفظ تو ہر ماتحت اپنے افسر کے لئے استعمال کر سکتا ہے اور کرتا رہا ہے اور اب بھی ہوتا ہے جہاں تک مذہبی دنیا کا تعلق ہے اس میں سب سے زیادہ پیارا اطلاق حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے جو ہم سب کے آقا ہیں اور میں نے اپنی ایک نعت میں بھی یہی لفظ استعمال کیا ہے تو اس کا شرک سے کوئی تعلق نہیں عام روزہ مرہ انسانوں میں استعمال ہونے والا لفظ ہے اور روحانی تعلق کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ پر بھی یہ لفظ بولا جا سکتا ہے لیکن یہ مراد نہیں ہے کہ آقا صرف خدا کا ایک خطاب ہے جو دوسروں پر اطلاق پا جائے تو اس سے شرک پیدا ہوگا-

سوال- حادثے میں جان بچ جائے تو شکر ادا کرتے ہیں اگرچہ ضربات آئیں اور کار وغیرہ تباہ ہو جائے- اس موقع پر شکر اور صبر کی فلاسفی کیا ہے؟

جواب- ایسی نصیحت جو غم کے وقت کی جاتی ہے ایسے انداز میں کرنی چاہئے کہ وہ فائدہ دے بجائے اس کے کہ نقصان پہنچے جن لوگوں کو ان باتوں کا علم اور سلیقہ نہیں بجائے اس کے کہ وہ ان نصیحتوں سے خدا کے زیادہ قریب آئیں بعض دفعہ ان میں باغیانہ خیالات پیدا ہو جاتے ہیں- تو سب سے پہلے تو شکر کا جو پس منظر ہے وہ بچپن ہی سے بچوں کے دل میں داخل کرنا چاہئے اس پس منظر میں سوچیں پروان چڑھیں گی- اگر بچپن ہی سے مائیں ان کو بتانے لگیں کہ دیکھو تم کتنوں سے زیادہ خوش قسمت ہو اور کتنے ایسے ہیں جو بہت سی چیزوں سے محروم ہیں ایسے انسان ہیں جو آنکھوں سے محروم ہیں جو کانوں سے محروم ہیں جو اور اپنی ان صلاحیتوں سے محروم ہیں جو بعض دوسرے انسانوں کو بدرجہ اتم یا کسی پہلو سے ان سے زیادہ عطا ہوتی ہیں اور یہی وہ مضمون ہے جن کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سمجھایا کہ تم اپنی کمزوریوں پر نظر کرو تو نیچے کی طرف دیکھا کرو- اور خوبیوں کے لئے اوپر دیکھا کرو کہ مجھ سے بہتر فلاں فلاں شخص ہے تو اس سے کمزوریاں مایوسی نہیں پیدا کریں گی اور خوبیوں پر بے وجہ ناز نہیں ہوگا اور اتراؤ گے نہیں- معلوم ہوگا کہ زندگی میں تو بے شمار اوپر اوپر منازل ہیں مجھے اور بھی سفر کرنے ہیں بنیادی طور پر بچوں کے دل میں یہ نقش جمانے چاہئیں مثلاً شکر کیا کہ فلاں کی جان تو بچ گئی یہ اس طرح کہنا چاہئے تھا کہ حادثہ تو ایسا تھا کہ انسانی کمزوری کے نتیجے میں سب کچھ جا سکتا تھا پس اگر ہم جو کھویا گیا ہے اس پر رونے لگ جائیں تو وہ تو واپس نہیں آ سکتا اور جو بچ گیا ہے اس پر شکر نہ کریں تو اللہ کی رضا بھی ہاتھ سے گئی- اس لئے یہ مراد نہیں ہے کہ حادثہ بحیثیت مجموعی ایک قابل شکر بات ہے بلکہ یہ پہلو قابل شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نقصان پر رونے دھونے سے بچا لیا ہے- جو سب کو ہوتا ہے مگر خدا والے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس نقصان کا صدمہ ان کو کم ہو جاتا ہے انا للّٰہ پڑھ لیتے ہیں تو یہ دماغ کو پیغام پہنچاتا ہے کہ ہم بھی تو خدا ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں ہر چیز چلی جائے گی جو کچھ عطا تھی وہ اللہ ہی کی تھی حضرت مسیح موعود اس مضمون کو یوں بیان کرتے ہیں-

''سب کچھ تری عطا ہے- گھر سے تو کچھ نہ لائے''

اور یہ وہ مضمون ہے جس کو غالب نے اپنے رنگ میں باندھا ہوا ہے اور یہ شعر حضرت مصلح موعود کو بہت اچھا لگا کرتا تھا کہ ۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

کہ جان بھی جاتی تو پھر بھی شکر کا معاملہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس حالت میں اٹھا لیا یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ تڑپ تڑپ کر کسی بیماری کے دکھ میں جان دیتے ایسے بدانجام کو پہنچ کے جان دیتے جو دنیا کے لئے عبرت اور اپنے لئے خوف کا مقام رکھتا یہ بھی تو ممکن تھا کہ کینسر یا اسی قسم کی دوسری بیماریوں میں یا ایسی بیماریوں میں پڑ کے جان دیتے جو بھیانک شکل اختیار کر جاتی دیکھنے والے کو بھی اذیت پہنچاتی تو یہ جو فلسفہ ہے اس کو محض دوٹوک یہ کہہ کر کہ شکر کرو فلاں چیز بچ گئی ہے یہ بیان درست نہیں ہے اس سے بچہ بجائے اس کے کہ سمجھے وہ واقعتاً اگر عقل والا ہے تو یہی کہے گا کہ عجیب باتیں کرتی ہیں یہ نقصان ہو گیا گاڑی ہاتھ سے گئی لوگ ہسپتال پہنچ گئے اور آپ کہتے ہیں شکر کرو لیکن اگر شکر کا پس منظر پوری طرح دل پر نقش ہو چکا ہو تو پھر ہر حالت میں انسان شکر ہی کرتا ہے اور کھوئے ہوئے پر افسوس کم ہو جاتا ہے اور اللہ کی رضا حاصل ہو کر آئندہ کے لئے زیادہ بہتر زندگی کی ضمانت ملتی ہے-

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے متعلق آتا ہے کہ ان کا جب بچہ فوت ہوا تو نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو الحمدللہ کہنے لگے تو اچانک دل میں خیال آیا وہ بہت ہی گہری فراست کے مالک تھے اور بہت تقویٰ کا ایک غیر معمولی مقام تھا اس لئے نہیں رکے کہ میں خدا کا شکر نہ ادا کروں پہلے اپنے نفس کا محاسبہ شروع کر دیا کہ میں جو منہ سے الحمد کہوں گا کیا میرا دل اس کی گواہی دے گا بھی یا صرف منہ کی باتیں ہیں- اس سے خوفزدہ ہو کر کچھ دیر کے لئے سکتے میں آ گئے اور پھر جب نفس پر غور کیا تو پتا چلا کہ اس کے باوجود بے انتہا شکر کے مقامات ہیں پھر اس زور سے الحمدللہ دل سے پھوٹی کہ سننے والے بھی لرز اٹھے تو یہ تو مختلف زاویے ہیں کہ کس حد تک دنیا کو کس نظر سے دیکھ رہے ہیں ان سے انسان کے جذبات میں اسی حد تک فرق پڑتا ہے کبھی تموج آ جاتا ہے کبھی وہ مرنے لگتے ہیں-

تو اس لئے آپ بچے کو پیار کے ساتھ سمجھایا کریں اور وسیع تر دنیا کا نقشہ سمجھا کر اس کو باتیں بتائیں میری ایک نئی کتاب Revelation میں بھی اس کا ذکر ہے اس میں خصوصیت سے جو Chapter زرتشتی مذہب پر ہے اس ضمن میں میں نے اس فلسفے پر کچھ روشنی ڈالی ہے اور اس نکتہ نظر سے کہ جو دہریہ خاص طور پر تنقید کرنے والا ہے اس کا دل مطمئن کیا جائے یا اس کی زبان بند کیجائے اور میں امید رکھتا ہوں انشاء اللہ اس سے یہ نتیجہ پیدا ہو جائے گا-"

سوال- کیا دین میں چار بیویوں کے علاوہ لونڈی رکھنی جائز ہے ویسٹرن کلچر میں رہنے والے بچے پوچھتے ہیں کہ چار بیویوں کا کیا جواز ہے اور ساتھ یہ لونڈی والا کیا حکم ہے کیا دوسری بیوی لانا پہلی بیوی کے ساتھ ناانصافی اور انسانی فطرت کے خلاف نہیں؟

جواب- قرآن کریم تو غلامی کے خلاف ہے آزادی کا علمبردار ہے اور جہاں بھی غلامی کی بات ہوئی ہے وہاں خصوصیت کے ساتھ ان جنگوں میں غلام بننے والوں کا حوالہ ہے جو اس زمانے کے دستور کے مطابق غلام بنائے جاتے تھے اور دونوں طرف سے بنائے جاتے تھے اس زمانے میں کوئی ایسا انتظام تو نہیں تھا کہ وار کیمپس ہوں جہاں ہزارہا مردوں عورتوں کو اکٹھا رکھا جائے- وہ زمانہ ایسا تھا کہ قیدی تقسیم کئے جاتے تھے ان میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی اگر اس خصوصی صورت حال کو پیش نظر رکھ کر مناسب حال حکم جاری نہ ہوتا تو سارا معاشرہ کئی قسم کی بدیوں سے بھر جاتا-

یہ بھی یاد رکھیں کہ مقابل پر دشمن وہی کرتا تھا اور جب دشمن کے قیدیوں سے ایک سلوک کرتا ہے تو عمومی طور پر وہ سلوک ان لوگوں کے نزدیک مناسب ہو یا نامناسب ہو ایک جنگ کا قانون ہے جو ایک جنگ کے

عدل کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور جنگی عدل کا تقاضا یہ ہے کہ دشمن اگر تم سے کوئی زیادتی کرتا ہے تو تم اسی حد تک زیادتی کر سکتے ہو لیکن دین میں یہ زیادتی خاص قواعد اور پابندیوں کے تابع ہے- وہ دشمن جو اس زمانے میں دوسری قوموں کے قیدیوں پر دسترس رکھتے تھے ان پر قبضہ کرتے تھے وہ طرح طرح کے مظالم ان پر کرتے تھے اور دین نے ان کی اجازت نہیں دی حالانکہ جنگی عدل کا اگر اطلاق ہو تو دین کو بھی اجازت تھی کہ ویسی ہی بہیمانہ کارروائیاں اس وقت تک اس سے کریں جس حد تک وہ مسلمان قیدیوں پر کیا کرتے تھے مثلاً جنگ کے دوران مثلہ کرنا چہرہ بگاڑنا اور کئی قسم کی بدحرکتیں تھیں قطعاً دین نے ان کی اجازت نہیں دی-

غلاموں کے متعلق یہ تاکید فرمائی کہ تمہارے پاس ٹھہرے ہیں مگر بندے خدا کے ہیں اور تم امین ہو تم ان کے بارے میں جوابدہ ہو گے تمہارے لئے ضروری ہے کہ جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ جو خود کھاتے ہو ویسا ہی ان کو کھلاؤ اور اگر تم نے ان پر زیادتی کی تو تم خدا کے حضور پکڑے جاؤ گے جو لونڈیوں والا حصہ ہے اس کی اجازت دینا اس لئے ایک مجبوری تھی کہ یہ لونڈیاں اگر گھروں میں پلتیں اور ان کے بارے میں کوئی ایسی تعلیم نہ دی جاتی تو خطرہ تھا کہ سارے معاشرے میں بعض بدیاں پھیل جائیں گی اس لئے اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ حقدار ہے کہ وہ شادی بیاہ کے قانون بنائے پس گناہ کا ایک غلط تصور بعض ذہنوں میں موجود ہے اگر واقعتاً یہ قانون خدا کی طرف سے ہے تو جس طرح شادی جائز ہے اس طرح یہ بھی جائز ہے یہ عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ تو حق ہے کہ ایک بیوی کی اجازت دے دے یا دو. بیویوں کی اجازت دے دے مگر یہ حق نہیں ہے کہ شادی کا ایک اور طریق رائج کر دے پس جو دینی قوانین ہیں ان کا ماخذ خدا ہے اور اگر کسی کو یہ اعتبار نہیں تو پھر اعتراض کا حق ہی کوئی نہیں رہتا- پھر سیدھا سادھا جواب ہے کہ دشمن اس سے بہت زیادہ ظلم کیا کرتا تھا مسلمانوں نے اس سے بہت کم کر لیا تو تمہیں کیا تکلیف ہے لیکن کوئی مستقل قیدیوں کو بنانے کا اور بیچنے اور خریدنے کا ایسا نظام قرآن کریم نے جاری نہیں فرمایا جو ہمیشہ کے لئے آئندہ نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا رہے-

اگر کسی لونڈی سے اس کے مالک کا بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو وہ آزاد ہو جاتی ہے اگر کوئی غلام یہ چاہتا ہے کہ میں آزاد ہوں اور اس کے پاس پیسے نہیں ہیں کیونکہ ان کو رکھنے کا اور انتظام کا ایک خرچ ہوا کرتا تھا اس لئے ہر قیدی کا ایک فدیہ ہوا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی پابند کر دیا کہ اگر کوئی غلام یہ کہے کہ میں اس وقت نہیں دے سکتا مگر میں کما کے دوں گا اور مالک انکار کرے تو وقت کے خلیفہ یا امام کو یہ حق حاصل ہے کہ زبردستی اس کو آزاد کروائے اور یہ دیکھے کہ جس حد تک اس کو توفیق ملے اس توفیق کے اندر رہتے ہوئے وہ اپنی قیمت ادا کرے پھر ہر قسم کے گناہوں میں معافی کی شرط یہ رکھ دی کہ ایک غلام بھی آزاد کرو یا اتنے غلام آزاد کرو' پس آزادی کی ساری تعلیمیں ملتی ہیں غلام بنانے کا کوئی ذریعہ دکھائی نہیں دیتا سوائے اس جنگ کے جو مدافعانہ جنگ ہو اس میں دشمن پہل کرے گا تو تمہیں موقع ملے گا- پس ایک ایسا برتن جس میں داخل ہونے کے رستے بہت ہی تنگ ہوں اور شاذ ہوں اور اس سے نکل جانے کے رستے بہت کھلے کھلے اور بکثرت ہوں اس میں پانی ٹھہر کہاں سکتا ہے پس اگر مسلمان سچے طور پر دین کی تعلیم پر عمل کرتے تو کسی غلامی کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہتا تھا بعد میں لوگوں نے اپنے نفس کے بہانے بنا کر غلامی کو جاری رکھنے کے لئے عذر تراشے ہیں ورنہ حقیقت میں قرآن کریم سے پتا چلتا ہے فرمایا کہ کسی کو غلام بنانا ہرگز جائز نہیں ہے جب تک کہ خونریز جنگ نہ ہو معمولی جھڑپ نہیں کہ رستہ چلتے کسی سے لڑائی ہو گئی تو پکڑ کے غلام بنا لیا خونریز جنگ کا ذکر ہے اور اس میں یہ بات مضمر ہے لازماً شامل ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جنگ مدافعانہ ہو- تو جنگ کرنے کا اختیار نہیں ہے سوائے اس کے کہ دشمن ٹھونسے اور پھر قیدی اس وقت بنانا ہے جب واقعتاً سنگین لڑائی ہو اور خونریز لڑائی ہو- اس زمانے میں کہیں کوئی ایسی جنگ مجھے نظر نہیں آ رہی جو مذہب کو مٹانے کے لئے جنگ لڑی جا رہی ہو اور اس میں مسلمان خواتین سے وہ سلوک کیا جا رہا ہو کہ ان کو لونڈی بنایا جا رہا ہو اور پھر اس کے نتیجے میں مسلمانوں کو یہ اجازت ہو کہ وہ ایسا ہی کریں-

غلامی کی تعلیم کے متعلق جو غلط تاثرات قائم ہیں ان کو دل سے نکالیں دین تو آزادی ضمیر کا اور آزادی انسانیت کا علمبردار ہے بلکہ جو غلاموں کو آزاد نہیں کرتے قرآن کریم میں ان کے متعلق بڑے سخت لفظ استعمال ہوئے ہیں فکّ رقبۃ کا جو مضمون بیان ہوا ہے ایسے وقت میں سچے مومن وہ ہیں جو گرے پڑے لوگوں کو اٹھاتے ہیں جو گردنوں کو آزاد کرتے ہیں پس آزادی کی مہم کا نام ہی سچا ایمان ہے اور غلامی مجبوری کے استثناء ہیں اس کے سوا اس کی کوئی حقیقت نہیں-

ایک جواب الزامی ہے کہ یورپ اور مغرب عجیب شرافت کے لبادے اوڑھ کے سوال کرتا ہے ان کو یہ تو نظر آ جاتا ہے کہ اگر ایک سے زیادہ عورتیں ہوں تو پہلی بیوی کی دل شکنی ہوئی لیکن یہ نہیں دکھائی دیتا کہ اتنی بے حیائی ہے کہ ایک عورت کو رکھ کر اس کے حقوق ادا کر کے اس کے ساتھ تعلق قائم کرنا تو ان کو وحشت اور بربریت دکھائی دیتی ہے مگر معاشرے میں ہر طرف بے حیائی عام ہو جائے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا- ہر جنگ کے بعد ایک سے زیادہ شادی نہ کرنے کے نتیجے میں ان کے معاشرے پہلے سے زیادہ گندے ہوئے ہیں یہ میں نے اپنی ایک کتاب Response to the Contemporary Issues میں تفصیل سے اس بات کو بیان کیا ہے-

سوال- مذہب کے ارکان نماز' روزہ وغیرہ ان کی کیا ضرورت ہے ویسے انسان نیکی کے کام کر لے وہی کافی ہیں-

جواب- کیا یہ نیکی کے کام نہیں؟ اس سوال میں جو مضمر بات ہے وہ تو یہ ہے کہ اللہ سے پیار کرنا اس سے محبت کرنا اس کے احسانات کا شکر ادا کرنا اور اس سے فضل مانگنا اس سے ہدایت مانگنا اس سے اپنی خوبیوں میں ترقی کے طریق پوچھنا اور ان راہوں پر چلانے کی طاقت مانگنا یہ ساری تو فضول بے معنی باتیں ہیں جو شرافت سے عاری ہیں اور روزمرہ کی زندگی میں کسی کو برا نہ کہنا کسی کے ساتھ رہنا بس یہی شرافت ہے- جن معاشروں میں مذہب کا اثر اٹھا ہے کیا وہاں شرافت باقی رہی ہے؟ جہاں مذہب موجود ہے اور مذہب کی حقیقت اٹھ گئی ہے وہاں بھی شرافت باقی نہیں رہی-

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید نے نماز کے فلسفے کو بیان کرتے ہوئے بارہا فرمایا ہے کہ نماز تمہیں منکر سے روکتی ہے تمہیں فحشی سے روکتی ہے نماز پڑھنے والا وہ ہے جس کے اندر ایک غیر معمولی انسانی شرافت پیدا ہوتی ہے اور وہ ہر بدی سے رکتا ہے پس جو نمازیں انہوں نے کہیں دیکھی ہوں گی میں نہیں جانتا کس کی دیکھی ہیں اگر ان نمازوں کا اثر کوئی نہیں ہے اگر انہوں نے محسوس نہیں کیا کہ یہ شخص مجھ سے زیادہ شریف ہے اور شرافت میں زیادہ گہرا ہے میری شرافت میں زلزلہ آئے تو وہ ٹوٹ بھی سکتی ہے مگر یہ ہر حال میں قائم رہنے والا ہے تو پھر وہ سوچ سکتے تھے کہ کونسا جادو ہے اس کے پاس جس کے نتیجے میں اس کی شرافت کی عظمت مجھ سے بہت زیادہ وسیع ہے اور شرافت کا قد مجھ سے بہت زیادہ بلند ہے تو اس کو معلوم ہوتا کہ یہ عبادت سے حاصل ہوتی ہے-

شرافت کیا ہوتی ہے؟ امر واقعہ یہ ہے کہ جتنی بھی شرافتیں آپ کو دنیا میں دکھائی دے رہی ہیں یہ بہت سے عظیم مذاہب کے چھوڑے ہوئے نیک اثرات ہیں وہ سوسائٹیاں جن میں مذاہب کے اثر نہیں ملتے وہ بالعموم ہر قسم کی شرافتوں سے عاری ہو جاتی ہیں سوائے اس کے کہ اقتصادی تقاضے ان کو بعض شرافت کے اصول اپنانے پر مجبور کر دیں تو شرافت کا مضمون بہت گہرا اور وسیع ہے- انسان بہت سی باتوں میں مذاہب کا ممنون احسان ہے اور جہاں سے مذاہب اٹھتے ہیں وہاں سے رفتہ رفتہ وہ شرافت کے عکس جو سوسائٹی پر چڑھ چکے ہیں اور ان کا حصہ بن چکے ہیں وہ مدھم پڑتے پڑتے غائب ہونے لگتے ہیں-

یورپ کی سوسائٹی ہے یہاں جو بھی آپ کو اچھی باتیں ملیں گی وہ عیسائیت کی مرہون منت ہیں آخر عیسائیت کو یہ کہہ کر کلیتاً رد کر دینا کہ اس میں انہوں نے خدا کا بیٹا بنا لیا ہے اس لئے ناجائز ہے کہ اس کے باوجود قرآن کریم بعض عیسائیوں کی تعریف بھی کرتا ہے اور خود ان کو اپنی تعلیمات پر عمل کرنے کی توجہ دلاتا ہے اس کا فلسفہ یہ ہے کہ ہر مذہب کی عام انسانی اخلاقی تعلیمات ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں- اسی لئے ایک دفعہ ایک ملک کے وزیر تعلیم نے مجھ سے سوال کیا کہ ہم اپنے نصاب میں دینی تعلیم رائج کرنا چاہتے ہیں لیکن خطرہ ہے اس کے نتیجہ میں مختلف مطالبے ہوں گے کہیں سے کوئی مطالبہ شروع ہو جائے گا تو ہم کیا جواب دیں- کیا ہمیں کرنا چاہئے- میں نے ان سے کہا کہ آپ اگر اس صورت حال کا تجزیہ کریں تو آپ کے سامنے یہ بات کھل جائے گی کہ مذہب کے دو حصے ہیں ایک ہے نظریات کی دنیا ایک ہے روزمرہ انسانی تعلقات کی دنیا- نظریات کی دنیا میں مذہب میں پہلے اگر نہیں بھی تھے تو آج بہت شدید اختلافات پائے جاتے ہیں کیونکہ یہ عقائد ہیں جن کو عموماً بگاڑا جاتا ہے اور اخلاقی تعلیم کو بہت کم بگاڑا جاتا ہے اس لئے گئے گزرے بگڑے ہوئے مذاہب میں بھی جو روزمرہ کی اخلاقی تعلیم ہے اس سے ہاتھ نہیں کھینچے گئے سچ بولنے کی تعلیم ہے خواہ وہ سچ بولیں یا نہ بولیں مگر یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ ایک بگڑے ہوئے زمانے میں جا کر عیسائیت جھوٹ بولنے کی تعلیم دیتی ہے یہودیت جھوٹ بولنے کی تعلیم دیتی ہے یا ہندو ازم جھوٹ بولنے کی تعلیم دیتا ہے یا کنفیوشن ازم جھوٹ بولنے کی تعلیم دیتا ہے تکبر کی تعلیم دیتا ہے چوری کی تعلیم دیتا ہے نہیں آپ کو دکھائی نہیں دے گا بعض دفعہ لوگ جب بہت ہی زیادہ ان کے ذہن ٹیڑھے ہو جاتے ہیں تو بعض غلط باتیں اپنے مذہب کی طرف منسوب کر دیتے ہیں- مثلاً یہ کہ بعض صورتوں میں جھوٹ نہ صرف جائز بلکہ واجب ہو جاتا ہے تو جہاں مذہب کی بنیاد ہی اکھیڑ دی جائے تو جھوٹ نہ صرف جائز بلکہ واجب ہو جائے یہ اتفاقی استثنائات ہیں جو کبھی کبھی ایسی پیدا ہوتی ہیں مذہبی دنیا میں علماء کی دنیا میں عجائب بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں میں ان کی بات نہیں کر رہا میں روزمرہ کے مسلمہ اصول کی بات کر رہا ہوں مذہب بگڑ بھی جائیں تو آخر ان کی جو اخلاقی تعلیم ہے وہ پھر بھی کسی نہ کسی حد تک سوسائٹی میں سرایت کرتی ہے اور بہت سی بدیوں سے روکتی رہتی ہے مگر اس وقت تک جب تک خدا پر ایمان قائم رہے جب خدا پر ایمان اٹھنا شروع ہو جائے تو مذہب ان کی کوئی حفاظت نہیں کر سکتا اور وہ سب سے زیادہ بھیانک وقت ہے جس کے بعد جرائم ہر حد سے پار اتر جاتے ہیں تو یہ وہ لمبا اور گہرا عبادات کا فلسفہ ہے تعلق باللہ ہی ہے جو آپ کے اخلاق کو بلندی عطا فرمائے گا عبادات ہی کے نتیجے میں مذہبی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق ملتی ہے خدا کے تصور کو جتنا آپ دل سے مٹائیں گے یا مدھم کریں گے اتنا ہی آپ کی شرافت بھی مٹتی چلی جائے گی یا مدھم ہوتی چلی جائے گی اللہ تو اخلاق کے لئے Birthmark کی طرح ہے جس کے متعلق ڈاکٹر یہی جانتے ہیں کہ ایک دفعہ پیدائش سے پہلے بن جائے تو پھر مٹا نہیں کرتا-

ایک سائنسدان کے متعلق ایک بہت دلچسپ کہانی بھی لکھی گئی ہے وہ میں آپ کو سنا دیتا ہوں کہتے ہیں ایک سائنسدان کو ایک ایسی لڑکی سے محبت ہو گئی جس کے چہرے پر ایک Birthmark تھا یعنی مٹھی جب پیدا ہونے سے پہلے یوں گال سے لگی ہوئی تھی تو وہیں جم کر ویسا ہی نشان چھوڑ گئی اور ہر لحاظ سے وہ کامل طور پر خوبصورت بے حد بااخلاق آواز کے لحاظ سے باقی نقوش کے لحاظ سے وہ اس کے تصور کی آخری حدوں کو چھو رہی تھی بس Birthmark اس کو تکلیف دیتا تھا تو اس نے بہت محنت کی بہت کوشش کی اور آخر وہ دوائی ایجاد کی جو اس کے نقطہ نظر سے birthmark کو

باقی صفحہ 6 پر

لعل تاباں

نمبر 62

مرتبہ: فخر الحق شمس

معصوم بچے کی دلی تمنا

جنگ بدر کے موقعہ پر جب اسلامی لشکر مدینہ سے روانہ ہوا تو تھوڑی دور جا کر حضور ﷺ نے لشکر کا جائزہ لینے کیلئے پڑاؤ ڈالا آپؐ نے دیکھا کہ بعض بچے بھی ساتھ ہو لئے ہیں آپ نے ان سب کو واپس بھیج دیا۔ ان بچوں میں ایک حضرت عمیر بن ابی وقاصؓ بھی تھے۔ ان کے بڑے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں۔

''میں نے اپنے بھائی کو دیکھا کہ وہ حضور ﷺ سے چھپتا پھرتا ہے۔ میں نے کہا اے بھائی یہ کیا کر رہے ہو۔ تو انہوں نے جواب دیا۔

میں ڈرتا ہوں کہ کہیں حضورؐ مجھے چھوٹا کہتے ہوئے واپس نہ بھیج دیں جبکہ میری دلی تمنا ہے کہ میں بھی جنگ کے لئے نکلوں شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت کا رتبہ عطا کرے۔

آخر کب تک آپ چھپتے کچھ دیر بعد حضور ﷺ نے آپ کو دیکھ لیا۔ اور واپس جانے کو کہا تو آپ اپنے معصوم چہرے کے ساتھ رونے لگ گئے۔ اس پر حضور ﷺ نے ان کے غیر معمولی شوق کو دیکھ کر انہیں اجازت دے دی۔ چنانچہ آپ جنگ بدر میں شامل ہوئے اور لڑتے لڑتے جام شہادت نوش فرمایا۔

(اسد الغابہ باب ذکر عمیر بن ابی وقاص)

نیکی کا اجر ضائع نہیں ہوتا

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''تذکرۃ الاولیاء میں میں نے پڑھا تھا۔ کہ ایک آتش پرست بڈھا نوے برس کی عمر کا تھا۔ اتفاقاً بارش کی جھڑی جو لگ گئی ہے تو وہ اس جھڑی میں کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا تھا۔ کسی بزرگ نے پاس سے کہا کہ ارے بڈھے تو کیا کرتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ بھائی چھ سات روز متواتر بارش ہوتی رہی چڑیوں کو دانہ ڈالتا ہوں۔ اس نے کہا کہ تو عبث حرکت کرتا ہے تو کافر ہے تجھے اجر کہاں۔ بوڑھے نے جواب دیا مجھے اس کا اجر ضرور ملے گا۔

بزرگ صاحب فرماتے ہیں کہ میں حج کو گیا تو دور سے کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بڈھا طواف کر رہا ہے۔ اس کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا اور جب میں آگے بڑھا تو پہلے وہی بولا کہ میرا دانے ڈالنا ضائع گیا یا ان کا عوض ملا؟ اب خیال کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کافر کی نیکی کا اجر بھی ضائع نہیں کیا تو کیا مسلمان کی نیکی کا اجر ضائع کر دے گا۔'' (ملفوظات جلد اول ص 46)

گر نہ ہوتی بدگمانی کفر بھی ہوتا فنا
اس کا ہووے ستیاناس اس نے بگڑے ہوشیار
بدگمانی سے تو رائی کے بھی بنتے ہیں پہاڑ
پر کے اک ریشہ سے ہو جاتی ہے کوؤں کی قطار
(درثمین)

اونچی آواز میں تلاوت کی حکمت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

''شیخ ابن عربی لکھتے ہیں کہ ایک صوفی تھے وہ حافظ تھے اور قرآن شریف کو دیکھ کر بڑے غور سے پڑھتے۔ ہر حرف پر انگلی رکھتے جاتے اور اتنی اونچی آواز سے پڑھتے کہ دوسرا آدمی سن سکے۔ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ آپ کو تو قرآن شریف خوب آتا ہے۔ پھر آپ کیوں اس اہتمام سے پڑھتے ہیں۔ فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میری زبان، کان، آنکھ ہاتھ سب خدا کی کتاب کی خدمت کریں۔''

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 305)

میں تو عاجز انسان ہوں

حضرت میاں ایوب احمد صاحب خوشاب کی ایک اہم روایت:۔

''میری والدہ صاحبہ چونکہ حضرت صاحب کے ساتھ حسن عقیدت بہت رکھتی ہیں ایک دفعہ حضور سے وداعی اجازت حاصل کر کے ان کے قدموں میں گر پڑیں یہ بات حضرت صاحب کو بہت ناگوار ہوئی فرمایا

''توبہ میں تو عاجز انسان ہوں''

(اخبار بدر 9۔ نومبر 1911ء ص 3)

قرآن سے محبت کا بے مثل نمونہ

حضرت ملک غلام فرید صاحب فرماتے ہیں:۔

''حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ذکر حضور کی قرآن کریم سے محبت کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ جس باقاعدگی اور محبت سے حضور نے حضرت مسیح موعود کے وقت میں اور پھر اپنی خلافت کے عرصہ میں قرآن کریم کا درس دیا وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔ حضرت خلیفہ اول کا قرآن کریم کے ساتھ محبت کا یہ عالم تھا کہ اپنی عمر کے آخری پانچ چھ مہینوں میں جب آپ بہت ہی ضعیف ہو گئے اور بیت اقصیٰ میں درس کیلئے جانا آپ کیلئے آسان نہ رہا تو بھی آپ بصد مشکل وہاں پہنچ جاتے رہے۔ اس طرح کہ اپنے مکان سے دوسروں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر دفتر محاسب تک جو بیت مبارک کے نیچے تھا پہنچتے تھے۔ وہاں آپ کیلئے ایک کرسی رکھ دی جاتی تھی۔ اس پر آپ تھوڑی دیر آرام فرماتے تھے۔ پھر آپ کسی کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر والی عمارت تک جاتے تھے۔ جو ایک ہندو ڈپٹی کا مکان تھا اور وہاں تھڑے پر ٹیک لگا کر آپ سانس لیتے تھے۔ پھر وہاں سے بیت اقصیٰ تک اسی طرح پہنچتے تھے۔ جب کمزوری بڑھنے سے یہ صورت بھی محال ہو گئی تو آپ نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں درس دینا شروع کر دیا۔ جب پھر اور زیادہ ضعیف ہونے کی وجہ سے مدرسہ احمدیہ تک جانا بھی محال ہو گیا تب آپ میاں عبدالحی صاحب کی بیٹھک کے اندرونی برآمدہ میں چند دن درس دیتے رہے۔ آخری درس 2 یا 3 فروری کو آپ نے دیا۔ میں سامنے دو تین فٹ پر بیٹھا تھا آپ اتنے نحیف تھے کہ مجھ تک بھی آواز بہت مشکل سے پہنچتی تھی۔ لیکن عشق قرآن مجید کے باعث آپ درس دے رہے تھے۔''

(مبشرین احمد جلد اول ص 31)

آپ واپس تشریف لا سکتے ہیں

مکرم عبدالرحمٰن شاکر صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

1923ء میں بندہ نویں جماعت میں تعلیم پا رہا تھا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب ہماری جماعت کو انگریزی گرائمر وغیرہ پڑھایا کرتے تھے ایک روز میں آپ کے پیریڈ میں جلدی جلدی ایک لڑکے کی کاپی سے حساب کے سوال نقل کر رہا تھا۔ کیونکہ یہ خوف دامنگیر تھا کہ ریاضی کے استاد سزا دیں گے۔

اب یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب کو میرے اس فعل کا کیسے علم ہو گیا۔ کہ آپ یکا یک سبق چھوڑ کر سیدھے میری طرف آئے۔ اور دریافت فرمایا ''آپ کیا کر رہے ہیں۔'' میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ کہ سوال نقل کر رہا ہوں۔

حضرت مولوی صاحب اقبال جرم کی بنا پر کافی سزا دے سکتے تھے لیکن آپ نے صرف یہ فرمایا کہ ''آپ باہر تشریف لے جائیں۔''

میں انتہائی ندامت کے ساتھ باہر چلا گیا۔ بعض طالب علموں کو خوب ہنسی کا موقع ملا۔ کہ آج تو حضرت مولوی صاحب نے ایک لڑکے کو پکڑ ہی لیا۔ اس کے بعد پھر سبق شروع ہو گیا۔

میں برآمدے میں حضرت نواب صاحب کی کوٹھی کی طرف منہ کئے کھڑا تھا۔ ابھی بمشکل ایک منٹ گزرا ہو گا۔ کہ حضرت مولوی صاحب تشریف لائے۔ اور میرے پاس آ کر آہستہ سے فرمایا:۔

''اگر آپ چاہیں تو واپس کلاس میں تشریف لا سکتے ہیں۔''

بادی النظر میں یہ ایک نہایت حقیر سا واقعہ ہے لیکن حضرت مولوی صاحب کے حسن اخلاق کو دیکھ کر جو مجھ پر گزری۔ میں ہی جانتا ہوں۔ (سیرت شیر علی ص 140)

نسیم احمد بٹ مربی سلسلہ کالابار نائیجیریا

مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کا 30واں سالانہ اجتماع

مقامی ٹی وی اور ریڈیو پر اجتماع کی کوریج

مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کا 30واں سالانہ اجتماع مورخہ 29/ مارچ تا 31/ مارچ 2002ء اپنی اعلیٰ اور بابرکت روایات کے ساتھ بمقام کالابار منعقد ہوا۔

پہلا دن

رجسٹریشن صبح شروع ہوئی۔ نماز جمعہ مکرم عبدالخالق نیر صاحب مربی انچارج نائیجیریا نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ علمی مقابلوں میں تلاوت قرآن کریم' تقریر' حفظ قرآن اور تجوید القرآن کے مقابلے ہوئے۔ اسی طرح ورزشی مقابلوں میں فٹ بال' ٹیبل ٹینس' 100' 200 اور 400 میٹر کی دوڑیں شامل تھیں۔

صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی زیر ہدایت دو گروپ بنائے گئے جنہوں نے Motherless Babies Home. اور General Hospital Kalabar. میں غرباء میں تحائف تقسیم کئے۔ جس سے لوگ بہت خوش ہوئے۔

نماز مغرب و عشاء جمع کی گئیں جس کے بعد خاکسار مربی سلسلہ کالابار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ایک پہلو ''ہمدردیٔ مخلوق'' کے موضوع پر تقریر کی۔ رات کو مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مکرم عبدالخالق صاحب مربی انچارج نے سوالات کے جوابات دئے۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعدہ باقاعدہ طور پر افتتاحی پروگرام ہوا جس کی صدارت مکرم مربی انچارج صاحب نے کی اور جماعت احمدیہ کا جھنڈا لہرایا جبکہ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرایا اور مکرم الحاج نوردین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس نے نائیجیریا کا جھنڈا لہرایا۔ جس کے بعد تمام علاقہ کے خدام نے مارچ پاسٹ پیش کیا۔

اس پروگرام میں مہمان خصوصی Cross River State کے گورنر نے اپنے سپیشل ایڈوائزر Mr.John Omorie کو بھیجا۔ اسی طرح گورنر کے سپیشل ایڈوائزر برائے سپورٹس بھی شامل ہوئے۔ اس اجلاس میں علماء کے علاوہ جماعت احمدیہ کیمرون کے صدر بھی شامل ہوئے۔

مکرم A.F.A.Alatoye نے تقریر کے بعد مکرم مشنری صاحب انچارج نے خدام کو نصائح کیں اور سب احباب کا شکریہ ادا کیا اور مہمانوں کو جماعتی کتب تحفۃً دیں۔

سیمینار نومبایعین

نماز مغرب و عشاء کے بعد نومبایعین کے لئے ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں نومبایعین نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بتائے۔ اسی طرح رات کو خدام کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔

تیسرا دن

تیسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد نائب صدر مجلس انصاراللہ نائیجیریا نے خدام کو نصائح کیں جس کے بعد مکرم عبدالخالق صاحب مربی انچارج نائیجیریا کی صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کے نئے صدر کا انتخاب ہوا۔

اس کے بعد ایک تقریر مکرم Dr.Saheed Timehin نے کی۔ اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے تمام خدام کو نصائح کیں اور پھر خدام کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ کالابار کے صدر جماعت الحاجی الحسن صاحب نے بھی احباب کا شکریہ ادا کیا اور کیمرون کے صدر جماعت نے بھی خدام کو نصائح کیں۔ دعا کے ساتھ اجتماع ختم ہوا۔

کالابار ٹیلیویژن نے باقاعدہ اجتماع کے پروگرام دکھائے اور ریڈیو نے بھی اجتماع کے بارہ میں اعلانات کئے۔ اسی طرح اخبارات میں بھی اعلان شائع ہوئے۔ اس اجتماع میں ملک کی مختلف جماعتوں سے 750 خدام بطور نمائندہ شامل ہوئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 ستمبر 2002ء)

بقیہ صفحہ 4

مٹانے میں کامیاب ہوسکتی تھی تو یوں اس کا انجام دکھایا گیا کہ پھر بچی نے اس سے کہا بھی کہ مجھے اس کی کوئی تکلیف نہیں ہے میں جیسے بھی ہوں ٹھیک ہوں آپ اس کو مٹانے کی کوشش نہ کریں اس نے کہا نہیں میں تمہیں پرفیکٹ بنانا چاہتا ہوں چنانچہ اس نے وہ دوائی کھلائی پھر وہ آہستہ آہستہ اس کو لٹا کر دیکھتا رہا نقش مٹنا شروع ہوگیا مدھم پڑتا چلا گیا یہاں تک کہ جب وہ نقش غائب ہوا تو اس کی روح جسم سے پرواز کر چکی تھی۔

خدا کی ہستی اخلاق کے لئے ویسا ہی اثر دکھاتی ہے باقی سارے اخلاق فرضی اور محض سطحی چیزیں ہیں یہی قومیں ہیں جن کے اخلاق سے یہ متاثر ہوئے ہیں دیکھتے نہیں امریکہ میں کیا ہو رہا ہے جتنے جرائم امریکہ میں ہیں شاذ و نادر کسی اور ملک میں ہوں گے ہر قسم کے ظلم و ستم ہر قسم کی خودغرضی اور بے حیائی۔ اور قومی سطح پر بھی جب یہ ابھرتی ہے تو اس سے گلف وار پیدا ہوتی ہے جب ویتنام نکلتا ہے کہاں گئے وہ اخلاق جو خدا پر ایمان رکھنے والے لوگ ہیں ان کی قومی سطح پر یہ سوچ نہیں ہوا کرتی۔ ان کے عدل کا ایک ایسا غیر متزلزل مقام ہوتا ہے جو کسی دنیاوی منفعت کی خاطر مٹا نہیں کرتا انسان کا ساتھ نہیں چھوڑتا کسی زلزلے سے اس کی بنیادیں نہیں اکھڑتیں۔

پس وہ خدا ہی کی ذات ہے جس پر تمام اخلاق کی بنیاد ہے اور دائم رہنے والے اخلاق ہیں۔ پھر یہ کونسی شرافت ہے کہ جس نے پیدا کیا جس نے سب کچھ بنایا۔ جس کے کائنات کے نظام سے رزق کا نظام جاری ہوا ہے آپ نے ہر لحاظ سے فائدے اٹھائے امریکہ پہنچے اور جب اس کا نام آئے تو ہر دوسرے ملک کے سامنے جھکنے کے لئے تیار مگر وہاں کہتے ہیں اس کی کیا ضرورت ہے آپ کا باس جو تنخواہ دے رہا ہے آٹھ گھنٹے آپ سے محنت لیتا ہے اور پھر جا کے آپ کو رزق عطا کرتا ہے اور وہ دیتا ہے جس میں سے کچھ بھی اس نے نہیں بنایا ہوا اللہ اگر اپنا ہاتھ کھینچ لے تو ہاتھ سے جاتا رہتا ہے کھیتی آپ لگاتے ہیں جو چاہیں آپ کرلیں اگر خدا کی رحمت کا ہاتھ مسلسل اس پر سایہ دار نہ رہے ایک لحہ کے لئے بھی اٹھے تو اچانک ژالہ باری ہو جاتی ہے اور کھیتی کا سارا پھل ہے آپ کے ہاتھوں سے نکل جاتا ہے تو سوچیں کہ اللہ کی رحمت ہی ہے جو سہارا دئے ہوئے ہے زندگی کو ورنہ ایک لحہ کے لئے بھی وہ رحمت اٹھے اس کے وہ قانون جو انسان کی حفاظت کررہے ہیں وہ کھینچ لئے جائیں ان میں سے ایک بھی کھینچ لیا جائے تو آپ کی زندگی کا سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے تو جس کے سب سے زیادہ احسانات ہیں اس کے لئے دس پندرہ منٹ کے لئے پانچ مرتبہ تو کھڑا ہونا دوبھر ہے۔ اور جن کے معمولی احسانات ہیں اور جتنا دیتے ہیں پھر وہ نچوڑتے بھی ہیں ان کا بڑا احسان ہے ان کے لئے آپ آٹھ گھنٹے کھڑے بھی رہیں تو کوئی تکلیف نہیں۔ پھر یہ بھی سوچیں کہ اگر زندگی یہیں مرجانے کا نام ہے تو اخلاق کے کیا معنے ہیں کچھ بھی نہیں پھر اخلاق بے وقوفی ہے جس کا داؤ جس حد تک چلتا ہے اس کو فائدہ اٹھانا چاہئے زندگی اگر مرنے کے بعد سزا جزا کا نظام پیش نہیں کرتی اور مرنے کے بعد ایک اور ترقی کی دنیا میں داخل ہونے کا پیغام نہیں لاتی تو یہ مہمل' باطل اور بے معنی ہے۔ پس جہاں جانا ہے اس کے لئے کوئی تیاری نہیں۔

عبادت کیا ہے؟ عبادت سے اللہ تعالیٰ سے وہ طریقے سیکھے جاتے ہیں جو اس کو پسند آئیں اس کے ذکر سے انسان اپنے نفس کی اصلاح کرتا چلا جاتا ہے اور ایک ایسا بہتر انسان بنتا چلا جاتا ہے جس کے اندر ایک پاکیزہ صحت مند روح بھی تیار ہو رہی ہے یہ اس دنیا کی شرافتیں یہ صحت مند بدن تو یہاں رہ جائیں گے وہ روح جو ماں کے پیٹ میں پیدا ہونے والے بچے کی طرح آپ کے وجود میں پل رہی ہے اگر عبادت نہیں کریں گے تو وہ مردہ روح پیدا ہوگی اس میں کوئی جان نہیں ہوگی اگر ہوگی تو وہ تو داغ داغ ہو کر نکلے گی اور وہی عذاب ہے ایک Birthmark اگر ایک لڑکی کے خاوند کو تکلیف دے سکتا ہے تو جس کا بدن داغ دار ہو وہ اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے محض عذاب ہے۔ تو اگر خدا ہے تو پھر یہ سوال نہیں آپ اٹھا سکتے کہ اس سے میں کیوں تعلق قائم کروں اس لئے کہ اسی نے آپ کی دنیا کو زینت بخشی اسی نے آپ کو خوبصورت شکل و صورت عطا کی اور وہی ہے جو آپ کی روح کو زینت بخشے گا اور اسے سجائے گا اور اس سے مدد مانگے بغیر اس سے تعلق قائم کئے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔ جو عبادت نہیں کرتا اس کی روح مردہ رہتی ہے۔

احمد مستنصر قمر صاحب

ملیریا

ایک اندازے کے مطابق دنیا میں ہر وقت ملیریا کے شکار لوگوں کی تعداد اوسطاً 5 کروڑ رہتی ہے۔ یعنی کبھی قدرے کم اور کبھی قدرے زیادہ۔ ان میں سے دس لاکھ افراد جلد یا بدیر موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ یہ بات بھی کافی تشویش کا باعث ہے کہ ہر تیس سیکنڈ میں ایک موت ملیریا کی وجہ سے ہوتی ہے۔ افریقہ میں یہ بیماری خوب شدت کے ساتھ پھیلی ہے جہاں ہر بیس میں سے ایک بچہ پانچ سال کی عمر سے قبل ہی اس بیماری سے ہلاک ہو جاتا ہے۔

ایڈز

ایڈز (HIV) کی وبا نے دنیا میں جو تباہی مچائی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی آج سے دس سال قبل اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی تھی۔ آج کے دن تک تقریباً دو کروڑ افراد اس ہولناک بیماری کے ہتھے چڑھ چکے ہیں۔ اور ہلاک ہو چکے ہیں۔ تقریباً تین کروڑ افراد ایسے ہیں جو زندہ ہیں لیکن اس بیماری کا شکار ہو چکے ہیں۔ تقریباً 16000 (سولہ ہزار) افراد روزانہ اس بیماری کے باعث لقمہ اجل بن رہے ہیں۔ یہ بات خوب واضح ہوگئی ہے کہ اس بیماری کو روکنے کے تمام انتظامات بے کار ہو کر رہ گئے ہیں۔ موجودہ ادویات اتنی مہنگی ہیں کہ تیسری دنیا کے لوگوں کو انہیں خریدنے کی توفیق ہی نہیں۔ ان ادویات کے مضر اثرات بھی نہایت خطرناک ہیں۔ مزید براں یہ کہ یہ دوائیاں وائرس کو ایک دفعہ ہلاک کرنے کے بعد اس کی مزید نشوونما کو روکنے میں کلیتہً ناکام رہی ہیں۔ میڈیکل سائنس کو ایڈز کے خلاف ایک دیرپا ویکسین تیار کرنے کا عظیم چیلنج درپیش ہے۔ جس کا کوئی حل نکلتا نظر نہیں آتا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم سید خالد محمود شاہ صاحب احمد نگر لکھتے ہیں۔ خاکسار کی خوشدامنہ محترمہ حکیمن بی بی صاحبہ زوجہ مکرم مہر محمد حنیف صاحب ساکن احمد نگر کارکن لجنہ ہال ربوہ کافی عرصہ سے علیل رہنے کے بعد مورخہ 12-اکتوبر 2002ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مکرم سمیع اللہ صاحب بٹ صدر جماعت احمدیہ احمد نگر نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں قبر تیار ہونے پر صدر صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت نظام الدین صاحب ساکن نابھہ کی نواسی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور چھ بیٹیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب حال چک نمبر 55/2 محمود پوراوکاڑہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی پوتی مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ اہلیہ مکرم ندیم احمد صاحب بٹ ابن مکرم جمیل احمد صاحب بٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 16-اکتوبر 2002 کو نیو میکسیکو میں بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس کا نام ''دانیال ندیم'' عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ امۃ الشکور صاحبہ میرے بیٹے مکرم امیر الدین صاحب لاس اینجلس کی بیٹی ہیں۔ دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ میری پوتی اور اس کے بیٹے کو خیر و عافیت سے رکھے اور دین کا خادم بنائے۔ آمین

ضرورت انسپکٹر

ادارہ الفضل کو ایف۔اے پاس انسپکٹر کی ضرورت ہے جو ربوہ سے باہر جماعتوں کا دورہ کرکے توسیع اشاعت الفضل مشتہرین سے اشتہارات اور چندہ الفضل کی وصولی کا کام کر سکے۔ دین کی خدمت کا جذبہ اور دینی علوم سے واقفیت رکھنے والے مخلص نوجوان درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواست صدر/امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 5 نومبر 2002ء تک بنام مینیجر روزنامہ الفضل بھجوائیں۔

نام۔ ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ سکونت

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد صاحب سونگی اطلاع دیتے ہیں کہ ہماری والدہ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ الحاج نذیر احمد صاحب سونگی مرحوم دارالرحمت وسطی (سونگی منزل) بعمر 81 سال طویل علالت کے بعد مورخہ 20-اکتوبر 2002ء کو فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ مورخہ 21-اکتوبر 2002ء کو بیت المہدی گولبازار ربوہ میں بعد نماز عصر مرحومہ کی نماز جنازہ مکرم مقصود احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ آپ موصیہ تھیں لہٰذا بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹا مکرم منصور احمد سونگی لیکچرار فزکس شاہ پور صدر میں سروس کر رہے ہیں اور ڈاکٹر مبشر احمد سونگی بیالوجسٹ امریکہ میں مقیم ہیں۔ دو بیٹیاں بھی بیرون ملک مقیم ہیں۔ مرحومہ نہایت ہی خوش اخلاق، ملنسار اور نیک خاتون تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم عبدالمومن صاحب بابت ترکہ محترمہ رضیہ صادق صاحبہ)

مکرم لیفٹیننٹ کمانڈر (ر) عبدالمومن صاحب مقیم کراچی نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ رضیہ صادق صاحبہ (بنت مکرم حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب) بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ نمبر 6/4 دارالصدر ربوہ برقبہ دو کنال میں سے ان کا حصہ 11 مرلہ 181 مربع فٹ ہے۔ یہ حصہ ہماری بیٹی عظمیٰ شاہد صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم عبدالمومن صاحب (خاوند)
(2) مکرم ڈاکٹر عبدالمنعم صاحب (بیٹا)
(3) مکرم مبشر صادق احمد صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ نبیلہ بشیر صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ عظمیٰ شاہد صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

جرمن چانسلر جرمنی کی پارلیمنٹ نے چانسلر گرہارڈ شرووڈر کی دوسری چار سالہ مدت کے لئے توثیق کر دی ہے۔ جرمن پارلیمنٹ کی ایوان زیریں کی طرف سے 599 میں سے شرووڈر کے لئے 305 ووٹوں کا اعلان کیا گیا۔

فرانس کے دفاعی بجٹ میں اضافہ یمن کے ساحل کے نزدیک آئل ٹینکر پر حملہ اور گزشتہ مئی کو کراچی میں بحریہ کے 11 فرانسیسی اہلکاروں کی ہلاکت کے بعد فرانسیسی حکومت نے اپنے دفاعی بجٹ میں اضافے اور جدید ترین ہتھیار اپنی افواج کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس وقت 15 لاکھ فرانسیسی باشندے فرانس سے باہر رہائش پذیر ہیں۔ اپنے باشندوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے فرانسیسی حکومت مزید 14.64 بلین یورو سالانہ دفاع پر خرچ کرے گی۔

کار بم دھماکہ 16- ہلاک شمالی اسرائیل میں دو کار سواروں نے شاپ پر رکنے والی بس کے قریب پہنچ کر دھماکہ کر دیا۔ جس سے 16 یہودی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ دونوں فدائی بھی جاں بحق ہوئے۔ اسلامی جہاد نے حملے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ یاسر عرفات نے کہا ہے کہ دونوں جانب کے شہریوں کی ہلاکتوں کے خلاف ہوں۔ امریکہ نے اس واقعہ کی مذمت کی ہے۔ اسرائیل نے حملے کا ذمہ دار عرفات کو قرار دے دیا ہے۔

نیویارک میں 12 پاکستانی گرفتار نیویارک میں مقیم سوات کے باشندوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرکے 12 افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

مڈغاسکر۔ ہیلی کاپٹر کا حادثہ مڈغاسکر میں ایک ہیلی کاپٹر حادثہ کا شکار ہو جانے سے چھ افراد ہلاک ہو گئے۔

سوڈان کے خلاف اقتصادی پابندیاں امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بش نے سوڈان کے خلاف ممکنہ اقتصادی پابندیاں عائد کئے جانے سے متعلقہ مسودہ قانون پر دستخط کر دیئے ہیں۔ امریکی صدر نے کہا ہے کہ 19 سالہ جنگ بندی ختم کرنے کے لئے سوڈان باغیوں سے مذاکرات کرے۔

جنوبی افغانستان میں قحط جنوبی افغانستان کے صوبے بامیان اور وردک میں خوراک اور پانی کی قلت پیدا ہو گئی ہے سروے میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ قحط کے دوران 40 لاکھ افغان باشندے متاثر ہوئے تھے۔ اور وہ آئندہ مہینوں میں بھی خوراک کی کمی کا شکار رہیں گے۔

مذاکرات ناکام شمالی اور جنوبی کوریا کے مابین مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ شمالی کوریا نے اعلان کیا ہے کہ وہ مذاکرات کے ذریعے امریکہ کے خدشات دور کرنے کے لئے تیار ہے امریکہ کی طرف سے شمالی کوریا پر حالیہ الزامات کے بعد یہ شمالی کوریا کا پہلا ردعمل ہے۔ امریکہ نے جوہری پروگرام سے متعلق شمالی کوریا کی مذاکراتی پیش کش مسترد کر دی ہے۔

پرامن طور پر غیر مسلح امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ عراق کو پرامن طریق سے غیر مسلح کیا جا سکتا ہے۔ اگر صدام حسین اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کریں تو امریکہ انہیں اقتدار میں رہنے کی اجازت دے سکتا ہے۔

دہشت گرد انڈونیشی تنظیم امریکہ نے انڈونیشیا کی تنظیم جماعت اسلامیہ کو دہشت گرد قرار دینے کے لئے حتمی شکل دے دی ہے۔ یہ تنظیم پہلے ہی دہشت گردی کی ثانوی لسٹ پر موجود ہے بالی دھماکہ کے بعد تنظیم کے لیڈر ابوبکر بشیر کو بھی حراست میں لیا جا چکا ہے۔

جلاوطن افراد صدام حسین نے قیدیوں کو عام معافی دینے کے بعد جلاوطن کے گئے افراد کو وطن واپس آنے کی اجازت دے دی ہے۔ بیرون ملک مقیم اور جلاوطن افراد کی واپسی کے لئے ان کو ہر قسم کی سہولت دینے کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔

11 ستمبر کے حملوں کا الزام امریکی عدالت نے ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹاگون پر گیارہ ستمبر کو کئے جانے والے حملوں کے الزام میں چھ یمنی باشندوں پر فرد جرم عائد کر دی ہے۔ سماعت امریکی عدالت میں شروع ہو گئی ہے۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل نے کہا کہ جرم ثابت ہو گیا تو پندرہ سال قید ہو سکتی ہے۔

سارک کانفرنس بھارت نے کہا ہے کہ آئندہ سارک سربراہ کانفرنس کے انعقاد کی حتمی تاریخ کا تعین نہیں ہوا اور نہ ہی اس بات کا فیصلہ ہوا ہے کہ وزیراعظم واجپائی اس سربراہی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ تاریخ مقرر ہونے کے بعد واجپائی کی شرکت کا جائزہ لیا جائے گا۔ پاکستان کو مذاکرات کی بحالی کے لئے سرحد پر دہشت گردی کی حمایت ختم کرنا ہوگی۔

سابقہ بنگلہ دیشی صدر پر پابندی بنگلہ دیش کے سابق صدر حسین محمد ارشاد پر ملک سے باہر جانے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ حسین ارشاد علاج کے لئے سنگاپور جانے والے تھے انہیں ایئرپورٹ سے واپس بھیج دیا گیا۔

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
قند شفاء:۔ نزلہ زکام اور خراش گلو کے لئے
جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر حب سعال: کھانسی خشک و تر کے لئے چوسنے کی گولیاں
شربت شرفہ:۔ کھانسی اور امراض سینہ کے لئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	24-اکتوبر	زوال آفتاب	11-53
جمعرات	24-اکتوبر	غروب آفتاب	5-30
جمعہ	25-اکتوبر	طلوع فجر	4-54
جمعہ	25-اکتوبر	طلوع آفتاب	6-16

صدر کسی پارٹی کو حکومت بنانے کی اجازت نہیں دینگے

وفاقی وزیر قانون نے کہا ہے کہ مستقبل کے وزیراعظم کا فیصلہ پارلیمنٹ نے کرنا ہے صدر مشرف کسی پارلیمانی جماعت کو حکومت بنانے کی دعوت نہیں دینگے- [illegible] پارلیمنٹ انہیں ایسا کرنے کے لئے ہے- اے پی پی کو ایک چینل انٹرویو میں خالد رانجھا وزیر قانون نے کہا کہ وہ آئینی دفعہ جو صدر کو وزیراعظم نامزد کرنے کا اختیار دیتی ہے معطل ہے- جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ کیا وہ سیاسی جماعتوں کو صلاح مشورے کے لئے دعوت دیں گے انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے کوئی بھی واضح کوشش معاملے کو غلط رنگ دے گی- پارلیمنٹ کا اجلاس بلانے میں تاخیر کے سوال پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے وفاقی وزیر نے کہا کہ نئی پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس انتخابی عمل جس میں عورتوں اور اقلیتوں کے لئے مخصوص سیٹوں پر انتخابات شامل ہیں مکمل ہونے کے بعد بلایا جائے گا- اس سلسلے میں حکومت کی جانب سے کوئی تاخیر نہیں ہو رہی-

فوجیں ہٹانے کا آغاز بھارت کو کرنا ہوگا

پاکستان نے کہا ہے کہ جب تک بھارت سرحد سے فوج ہٹانا شروع نہیں کرتا پاکستان بھی نہیں کرے گا- پاک فوج کے ترجمان میجر جنرل راشد قریشی نے کہا فوجیں ہٹانے کا آغاز بھارت کو کرنا ہوگا- کیونکہ ہم نے نہیں انہوں نے فوجیں سرحد پر لانے میں پہل کی تھی- یہ بات منظر عام رکھنی چاہئے کہ بھارت ہی سرحد پر فوجیں جمع کرنے کا ذمہ دار ہے اس نے کشیدگی بڑھائی ہم نے صرف اتنا کیا جو ہمارے دفاع کیلئے ہے- پاکستان دفاعی اقدامات کرتا ہے- انہوں نے کہا جہاں تک کنٹرول لائن کا تعلق ہے پاکستان کے پاس وہاں فوج رکھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں- کیونکہ بھارت بھی وہاں فوج رکھ رہا ہے- جب تک بھارت کا انداز جارحانہ ہوگا پاکستان بھی دفاعی اقدامات پر مجبور [illegible] فوج نہیں رکھنی چاہئے- بھارت نے کہا ہے کہ [illegible] پاکستان کے ساتھ بین الاقوامی سرحد پر تعینات فوج کی واپسی کا عمل شروع کر دیا ہے لیکن اس میں ابھی کچھ وقت لگے گا- بی بی سی کے مطابق آئندہ آٹھ دس دنوں میں ہندوستان اپنی فوجیں واپس بلانا شروع کر دے گا- تاہم بارودی سرنگیں اور بنکروں کو ہٹانے اور فوج کی دوسرے مقامات پر تعیناتی میں ابھی وقت لگے گا-

تنخواہوں میں 122 فیصد اضافہ

حکومت پنجاب نے وزیراعلیٰ، صوبائی وزراء، قائد حزب اختلاف، سپیکر، ڈپٹی سپیکر اور ارکان اسمبلی کی تنخواہوں، الاؤنسز اور مراعات میں 122 فیصد تک اضافہ کر دیا ہے جبکہ پارلیمانی سیکرٹریوں کی تنخواہوں، الاؤنسز اور مراعات کا بھی اعلان کر دیا گیا ہے- اس مقصد کیلئے گورنر نے دو علیحدہ علیحدہ آرڈیننسز جاری کر دیئے ہیں- ایک آرڈیننس کے مطابق وزیراعلیٰ کی تنخواہ 21 ہزار روپے ماہانہ سے بڑھا کر 39 ہزار روپے ماہانہ کر دی گئی ہے- صوبائی وزراء کی تنخواہ 18 ہزار سے بڑھا کر 35 ہزار روپے ماہانہ کر دی گئی ہے- جبکہ ہاؤس رینٹ 15 ہزار روپے سے بڑھا کر 20 ہزار روپے ماہانہ کر دیا گیا ہے وزراء کا یومیہ الاؤنس 450 روپے سے بڑھا کر 550 روپے کر دیا گیا ہے- وزراء کو دفتر میں ٹیلی فون کی سہولت فری ہوگی- جبکہ رہائش گاہ پر ٹیلی فون کے دس ہزار تک کے بلز حکومت ادا کرے گی- قائد حزب اختلاف کو بھی صوبائی وزراء کے برابر مراعات حاصل ہوں گی- سپیکر پنجاب اسمبلی کی تنخواہ 20 ہزار سے بڑھا کر 37 ہزار روپے ماہانہ کر دی گئی ہے سپیکر کو دو سرکاری گاڑیاں دی جائیں گی- سپیکر کے لئے ہاؤس رینٹ 17 ہزار سے بڑھا کر 25 ہزار روپے کر دیا گیا ہے- گھر میں 10 ہزار روپے کے فون بلز بھی حکومت ادا کرے گی- ڈپٹی سپیکر کی تنخواہ میں بھی اضافہ کیا گیا ہے- ارکان اسمبلی کی تنخواہ ساڑھے چار ہزار روپے سے بڑھا کر دس ہزار روپے ماہانہ کر دی گئی ہے- ارکان اسمبلی کو خود یا اپنے خاندان کے ہمراہ سفر کیلئے چالیس ہزار روپے سالانہ الاؤنس ملے گا- ان کے علاوہ بے شمار مراعات اور الاؤنسز میں اضافے کا اعلان کیا گیا ہے-

منتخب ارکان آج تک سیاسی پارٹیوں میں شمولیت کر سکتے ہیں

الیکشن کمیشن نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ان نومنتخب آزاد ارکان کو جو کسی سیاسی پارٹی میں شامل ہونا چاہتے ہیں کہا ہے کہ وہ آج بروز جمعرات سہ پہر تک شمولیت اختیار کر لیں- سیاسی جماعتوں سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ شمولیت اختیار کرنے والے ارکان کے بارے میں ان کے بیانات کے ہمراہ الیکشن کمیشن سیکرٹریٹ کو آج شام 5 بجے تک بھیج دیں-

حکومت کی پانچ سالہ مدت کو یقینی بنانا چاہتے ہیں

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ ہم یہ بات یقینی بنانا چاہتے ہیں کہ نئی منتخب حکومت اپنی پانچ سالہ مدت ضرور پوری کرے- وہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ارکان اسمبلی سے گفتگو اور سپورٹس سٹیڈیم کا سنگ بنیاد رکھنے کے موقع پر جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے- انہوں نے مزید کہا کہ ہم غیر کے آگے اپنا سر جھکانے پر تیار نہیں ہیں- اس لئے بھارت کو ہماری سرحدوں سے اپنی فوجیں واپس بلانا پڑی ہیں-

موبائل فون کے استعمال میں 18 گنا اضافہ

ملک میں موبائل فون کے استعمال میں 18 گنا اضافہ ہوا ہے- جس سے ملک میں موبائل فون استعمال کرنے والے شہریوں کی تعداد 12 لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے جبکہ 1996ء میں موبائل فون استعمال کرنے والے صارفین کی تعداد صرف 68 ہزار تھی- پاکستان میں سب سے پہلے موبائل فون سروس کا آغاز 1990ء میں کراچی سے ہوا اور سال 2000ء تک دس سالوں کے دوران مختلف شہروں میں موبائل کنکشنز کی تعداد 3 لاکھ 6 ہزار ہوگئی- پاکستان ٹیلی کمیونیکیشنز اتھارٹی کے مطابق ملک میں گزشتہ عشرے کے پہلے چھ برسوں میں موبائل فون کے استعمال میں اضافہ کی شرح انتہائی سست رہی- لاہور، فیصل آباد اور گجرات میں موبائل سروس متعارف ہونے کے بعد اور پری پیڈ کارڈ کنکشن کی سہولت متعارف ہونے سے موبائل کے استعمال میں تیزی آ گئی- 2001ء میں ملک میں مقامی موبائل کمپنیوں کے آغاز کے بعد بھی کنکشن حاصل کرنے والوں میں اضافہ ہوا- ملک میں اس وقت موبائل فون استعمال کرنے والے کل افراد میں سے 9 لاکھ 69 ہزار پری پیڈ کارڈز اور 2 لاکھ 40 ہزار پوسٹ پیڈ (ماہانہ بلنگ) کنکشن کا استعمال کر رہے ہیں- ملک کو موبائل فون کی کوریج کے حوالے سے تین یعنی سینٹرل، شمالی اور جنوبی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے- جہاں ملک کے تمام بڑے بڑے شہروں سمیت 76 شہروں کو موبائل فون کی سہولت موجود ہے- جبکہ مزید 23 شہروں میں جلد ہی موبائل فون سروس شروع ہو جائے گی-

خارجہ پالیسی تبدیل نہیں ہوگی

پاکستان نے کہا ہے کہ مجلس عمل کے اقتدار میں آنے سے خارجہ پالیسی تبدیل نہیں ہوگی- سارک سربراہ کانفرنس جنوری میں پاکستان میں ہوگی جس کی صدارت منتخب وزیراعظم کریں گے واجپائی کی اسلام آباد آمد کو خوش آمدید کہیں گے سرحدوں سے فوجوں کی واپسی جلد شروع ہو جائے گی-

وزیراعظم کے انتخاب کا سینٹ الیکشن سے کوئی تعلق نہیں

وفاقی وزیر قانون نے کہا ہے کہ 17 اراکین اسمبلی کے نوٹیفکیشن روک دینے کے معاملے کا اقتدار کی منتقلی سے کوئی تعلق نہیں ہے- یہ متعلقہ حلقوں میں گنتی صحیح نہ ہونے یا کسی تنازعہ کے باعث ہوا ہوگا- انہوں نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ سینٹ کے الیکشن کی تاریخ پہلے سے 12 نومبر رکھی گئی ہے- وزیراعظم یا وزرائے اعلیٰ کے انتخاب کا سینٹ کے الیکشن سے کوئی سروکار نہیں- انہوں نے کہا آئین میں موجود حلف نامے میں کوئی تبدیلی واضح نہیں ہوئی اور اراکین اسمبلی 1973ء کے آئین کے مطابق ہی حلف اٹھائیں گے-

Fix Price ایک دام
مناسب دام
اقصیٰ چوک میں
کپڑے کی نئی دوکان
اقصیٰ فیبرکس
26-اکتوبر سے آغاز
اقصیٰ چوک ربوہ
پروپرائٹر چوہدری محمد احمد طاہر

زاہد اسٹیٹ ایجنسی
لاہور- اسلام آباد- کراچی میں جائیداد کی
خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
10 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210 - 042-5415592
موبائل نمبر 0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

قائم شدہ 1952ء
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
* ریلوے روڈ فون - 214750
* اقصیٰ روڈ فون - 2125 5
SHARIF JEWELLERS

Al Rehman Electronics Workshop.
Deals in all kind of Electronics and Repairs Specialist in Digital Receivers.
110.Basement. C.Blok Bank Squire Model Town Lahore.
0300-9427487

پکوان مرکز
ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے
تیار کروائیں رابطہ کریں اور وقت بچائیں-
گوندل ٹینٹ اینڈ کیٹرنگ سروس
گولبازار ربوہ فون 212758

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61